# آج ہم بات کریں گے پاکستان کے مشہور شہر راولپنڈی کے ڈان کی جس کی اس وقت بھی پورے شہر بلکہ پاکستان میں اپنی پہچان خود ہے

میرے قلم کو آج جس شخصیت کے بارے میں لکھنے کا موقع ملا ہے۔ وہ بظاہر تو عام انسان ہیں مگر باطن تو ہمیشہ چھپا ہی ہوتا ہے اور ہر انسان کی طرح یہ انسان بھی اپنی سخاوت کی وجہ سے لوگوں کو دھوکہ دینے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ خیر آئیں سب سے پہلے آپ کو ان کا نام بتاتی ہوں۔ ''فرخ کھوکھر'' جن کے والد کا نام تاجی کھوکر ہے۔ فرخ کھوکھر کے علاوہ دو اور بیٹے بھی تاجی کھوکر کے ہیں مگر وقت نے سب سے زیادہ اس دنیا کو آشنا فرخ کھوکھر سے کروایا۔ فرخ کھوکھر کا تعلق روالپنڈی سے ہے جو کہ پاکستان کا ایک خوبصورت شہر ہے۔ روالپنڈی میں رہنے والے فرخ کھوکھر خود کو دوسرے انسانوں کی طرح عام سا ہی سمجھتے ہیں لیکن ان کی جڑیں ملک کے ہر چھوٹے، بڑے شہروں تک پھیلی ہوئی ہیں مطلب ملتان، مری، جھنگ ان جیسے دیگر شہروں میں بھی فرخ کھوکھر کے مختلف ڈیرے موجود ہیں۔ ہر انسان جرائم کی دنیا میں تب قدم رکھتا ہے جب وہ ہر طرف سے ناکام ہو جاتا ہے یا پھر غربت جیسی مہلک بیماری انسان کو جینے کے قابل نہیں چھوڑتی ہے۔ اگر بات کی جائے محترم فرخ کھوکھر کی تو ان کے دادا ایک ریٹائرڈ فوجی تھے اور ان کے والد سمیت تایا وغیرہ سب فوج یا سیاست سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ان کی زبانی فرخ اپنی تعلیم مکمل نہ کر پائے کیونکہ انہیں میڈیکل کرنا تھا اور اس میں داخلہ نہ مل سکا شاید ان کی خراب کارکردگی

اس کی بڑی وجہ رہی۔ فرخ کے باقی دو بھائیوں کی طرح ان کے کزنز وکالت سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے تایا خود سیاست دان رہے اور اب ان کے بیٹے بھی سیاست میں ہیں۔ فرخ کی زندگی کے متعلق یہ ساری باتیں کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں کہ ایک عام سا انسان اور اس کے ارد گرد رہنے والے لوگ انتہائی محنت پسند اور اپنے خوابوں کو مکمل کرنے والے ہیں لیکن حقیقت آنکھوں سے اوجھل ایک خوفناک دنیا ہے جب تک آشنائی کا پردہ نہ ہٹایا جائے۔ فرخ کے مطابق ان کے دادا کو زمینیں لینے کا شوق تھا اور یہی شوق ان میں آیا۔ شوق تو پھر شوق ہوتے ہیں مگر ایک انسان اپنی کمائی کو حرام سے پاک قرار دیتا ہے تو وہیں اس کے پاس دو لاکھ کنال سے زیادہ رقبے پر پھیلا ہوا ایک ڈیرہ آبائی شہر سے کچھ فاصلے پر موجود ہے اور بالکل اسی طرح کے حسین اور پرکشش ڈیرے مری، جھنگ سمیت مختلف شہروں میں موجود ہیں تاکہ انہیں کسی بھی شہر جا کر اپنے کسی دوست کے گھر پناہ نہ لینی پڑے۔ ان کے پاس ملتان میں سو مربع پر پھیلے ہوئے کھیت موجود ہیں اور جھنگ میں تقریباً تین سو سے زیادہ مربع پر پھیلی ہوئی زمین ان کی ملکیت میں ہیں شاید دوسروں شہروں کی اراضی کے بارے میں کبھی اندازہ نہیں لگایا گیا۔ یہ سب کہاں سے آیا؟ یہ اتنی زمینیں کہاں سے رات ورات آ گئیں

؟ان سب کو پانے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑتا ہے اور بلاشبہ حلال کمانے والا تو اپنا گھر بھی بامشکل نہیں بنا پاتا ہے؛ تو اتنی جائیدادیں کہاں سے خرید لے گا؟ فرخ کھوکھر کو ایک قتل کے سلسلے میں

2012ء میں جیل جانا پڑا اور ان کے مطابق وہ تقریباً سات سال کا عرصہ قید میں گزار کر آئے اور بالکل ان کی طرح تاجی کھوکر ان کے والد نے بھی چالیس سال سے زائد عرصہ کال کوٹھری میں ہی گزارا۔ فرخ کہتے ہیں کہ ان پر تین سو سے چار سو تک کیس دائر کیے گئے ہیں مگر ان کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے کبھی کوئی غلط سرگرمی انجام ہی نہیں دی ہے۔ سات سال کے عرصے میں اڈیالہ جیل میں جتنی بھی تبدیلیاں آئیں وہ سب انہوں نے اپنے بل بوتے پر کروائیں چاہے وہ پانی لگوانا ہو یا ہر جمعرات کو لنگر کا انتظام سب کچھ ان کی حلال کمائی یعنی زمینوں سے آنے والی فصلوں کی وجہ سے ممکن ہو پایا۔ فرخ کے پاس پندرہ گاڑیاں موجود ہیں اور انہیں سب سے مختلف بنانے کے لیے انہوں نے ہر گاڑی پر بیل کے سینگ لگائے ہوئے ہیں شاید یہ جانوروں سے محبت کا عملی ثبوت ہے۔ ان کی یہ پندرہ گاڑیاں ایک سے سوا ایک ارب روپے کی قیمت پر مشتمل ہیں۔ جن میں سے تین گاڑیاں بم پروف جبکہ تین بلٹ پروف ہیں۔ ان کے پاس ایک ہزار سے زیادہ گارڈز موجود ہیں جو کے باپ، دادا سے لے کر نئی نسل تک مشتمل ہیں کیونکہ باہر سے وہ کسی بھی انسان کو اپنی گارڈز کی فہرست میں شامل نہیں کرتے ہیں شاید عدم اعتماد کی وجہ سے ہے۔ فرخ اپنے ہاتھ میں ہمیشہ ایک سفید رنگ کی تسبیح رکھتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ میں زیادہ سے زیادہ استغفار پڑھتا ہوں اور کبھی بھی حرام نہیں کھایا۔ ان کے مطابق انہوں نے پندرہ سے بیس مساجد بنوائیں، چرچ کی تعمیر میں بھی مدد دی شاید اسی وجہ سے لوگ ان کے خلاف ہیں کیونکہ وہ ہر فرقے کی مدد کرتے رہتے ہیں۔ یہ ان کا اپنا خیال بھی ہو سکتا ہے یا پھر وہ کچھ زیادہ ہی پرہیزگار بن کر دنیا کو دکھانا چاہتے

ہیں۔ بہر حال ہر انسان کے ظاہر کے لیے تو ہم کچھ رائے قائم کر سکتے مگر باطن تو ہم سب سے پوشیدہ ہے۔ فرخ کے اچھے کاموں کی فہرست بنائی جائے تو وہ بہت سی بیواؤں کی کفالت کرتے ہیں، غریبوں کے لیے کھانے کا انتظام کرتے ہیں، بچوں کی تعلیم کے اخراجات، بیٹیوں کی شادیوں میں مدد کرتے ہیں الغرض وہ لوگوں کی مدد کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ فرخ کو صدقے پر بے حد یقین ہے اور ان کا یہی ماننا ہے کہ صدقہ ان کی زندگی میں کامیابی لاتا ہے۔ فرخ قرآن و حدیث کے بارے میں بہت بات کرتے نظر آتے ہیں اور یہی نہیں صرف وہ کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا ہوں۔ صدر آصف زرداری کی طرف سے انہیں ایک گولڈن گن بھی ملی ہے۔ان کے جیل میں مقید ہونے کے بعد بہت سی چیزیں حکومت نے اپنے قبضے میں لی صرف اس گن کو ساتھ نہیں لے کر گئے۔ان کے ڈیرے پر نواز شریف، بے نظیر بھٹو جیسی سماجی شخصیات بہت دفعہ ملنے کو آتی رہتی ہیں۔ فرخ کو جانوروں سے بھی بے حد محبت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے شیروں کے کبھی ناخن اور دانت نہیں کاٹے تاکہ شیر اور کتے میں فرق باآسانی کیا جاسکے۔ فرخ اپنے تمام مردہ جانوروں کو باہر پھینکنے کی بجائے ان کی کھال کو عمدہ اور نفیس آرائشی شے کی شکل میں ڈھال کر انہیں اپنے ایک کمرے میں سجایا ہوا ہے۔ فرخ کے مطابق ان کی یہ تمام آسائشیں جنہیں لوگ حرام کا کہتے ہیں وہ بہت ہی حلال طریقے سے کمایا جاتا ہے۔ ایک عام اور حلال کمانے والا پچیس سے تیس ہزار ڈالر جس کی پاکستانی چالیس لاکھ تک مالیت بنتی ہے وہ اپنی کلائی پر باندھتا ہے۔

ان کی زندگی کے بارے میں جان کر کہیں نہ کہیں آپ بھی میری طرح بے حد متاثر ہوئے ہوں گے کہ ایک انسان اتنا رحم دل، مدد کرنے والا، سخاوت کی بہترین مثال ہے پھر لوگ اس کے بارے میں کیوں غلط الفاظ استعمال کرتے ہیں؟ اس کے بارے میں اب مزید لکھنے کی بجائے میں اتنا کہنا چاہوں گی کہ آپ کو ہر مصرعے میں کوئی نہ کوئی اشارہ ضرور ملے گا؛ جسے آپ باآسانی سمجھ سکتے ہیں یا پھر ایسا کہوں کہ آشنائی کے لیے پردہ آپ کو ہٹانا ہی پڑے گا اور وہ پردہ دل و دماغ سے ہٹا دیں تاکہ چمکتے ہوئے سونے کے پیچھے چھپی ہوئی سیاہ دھند آپ کو باآسانی نظر آ جائے۔